45651 ـ جمعہ کے روز دوران خطبہ خاموش رہنے اور کلام کرنے کا حکم

سوال

میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے گیا، لیکن جب بھی کوئی نماز مسجد میں آیا اس نے سلام کیا اور نمازیوں نے سلام کا جواب دیا، بلکہ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا اس نے بھی سلام کا جواب دیا، اور جب خطبہ شروع ہوا تو بعد میں آنے والے نمازی نے سلام کیا اور خطیب نے آہستہ سے اس کا جواب دیا، کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دوران خطبہ آنے والے شخص کو خاموش رہا چاہیے، اور کسی دوسرے کے ساتھ کلام کرنا جائز نہیں، حتی کہ کسی شخص کو خاموش کرانے کے لیے بھی کلام نہیں کی جا سکتی، جو شخص بھی ایسا کرتا ہے، اس نے لغو اور فضول کام کیا، اور جس شخص نے فضول اور لغو کام کیا اس کا جمعہ ہی نہیں ہوا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جمعہ کے روز خطیب کے خطبہ کے دوران اگر آپ نے اپنے ساتھی خاموش ہونے کا کہا تو آپ نے لغو اور فضول کام کیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (892) صحیح مسلم حدیث نمبر (851).

اور اسی طرح شرعی سوال کا جواب دینا بھی ممنوع ہے، چہ جائیکہ کسی دنیاوی امور میں کلام کی جائے.

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو خطاب کرنے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك آیت تلاوت کی اور میرے پہلو میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیٹھے ہوئے تھے، میں نے انہیں کہا:

اے ابی ذرا یہ تو بتاؤ کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی ؟

تو ابی رضی اللہ تعالی نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا، میں نے پھر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ

سے بات نہ کی، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ مجھ سے کہنے لگے:

آپ کو اس جمعہ سے کچھ حاصل نہیں ہوا سوائے اس کے جو آپ نے لغو کام کیا ہے، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ سے فارغ ہو چکے تو میں نے آکر انہیں یہ سب کچھ بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" ابی بن کعب نے سچ کہا ہے، جب تم اپنے امام کو خطبہ دیتے ہوئے سنو تو اس کے خطبہ سے فارغ ہو نے تك خاموشی اختیار کرو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1111) مسند احمد حدیث نمبر (20780) بوصیری اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے تمام المنۃ صفحہ نمبر (338) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث جمعہ کے روز امام کے خطبہ کے دوران خاموش رہنے، اور کلام کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ہر علاقے کے فقہاء میں خطبہ سننے والے کے لیے دوران خطبہ خاموش رہنے کے وجوب میں کوئی اختلاف نہیں.

دیکھیں: الاستذکار (5 / 43).

بعض نے شذوذ اختیار کرتے ہوئے وجوب کی مخالفت کی ہے، اور ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں.

خطبہ میں خاموش رہنے کے حکم کے متعلق ابن رشد رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

" اور جو اسے واجب قرار نہیں دیتا، میرے علم میں تو ان کا کوئی شبہ نہیں، صرف اتنا ہے کہ ان کے خیال میں مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں دلیل خطاب معارض ہو:

اور جب قرآن مجید کی تلاوت کی جائے تو تم اسے سنو اور خاموش رہو.

یعنی قرآن کے علاوہ کسی میں خاموش رہنا واجب نہیں، اور اس قول میں ضعف ہے, واللہ اعلم.

اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان تك یہ حدیث نہیں پہنچی ہو گی. اھـ

دیکھیں: بدایۃالمجتھد (1 / 389).

ضرورت يا مصلحت كى خاطر اس سے نمازيوں كا امام كے ساتھ اور امام كا نمازيوں كے ساتھ كلام كرنا استثنى ہے.

انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں لوگ قحط سالى كا شكار ہو گئے، ايك روز جمعہ كے دن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے كہ ايك اعرابى شخص كھڑا ہو كر كہنے لگا:

اے اللہ تعالى كے رسول مال و جانور ہلاك ہو رہے ہيں، اور بچے بھوكے ہيں، اللہ تعالى سے ہمارے ليے دعاء فرمائيں، تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہاتھ بلند كيے....

اس دن بارش ہوئى اور اس كے دوسرے اور تيسرے دن اور چوتھے دن حتى كہ اگلے جمعہ تك بارش ہوتى رہى، اور وہى يا كوئى اور اعرابى كھڑا ہو كر كہنے لگا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم گھر منہدم ہو رہے ہيں، اور مال غرق ہونے لگا ہے، اللہ تعالى سے ہمارے ليے دعا فرمائيں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہاتھ بلند فرمائے...

صحيح بخارى حديث نمبر (891) صحيح مسلم حديث نمبر (897).

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے كہ ايك شخص آيا اور بيٹھ گيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اے فلان كيا تم نے نماز (تحية المسجد) ادا كى ہے ؟

تو اس نے نفى ميں جواب ديا، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اٹھ كر دو ركعت ادا كرو"

صحيح بخارى حديث نمبر (888) صحيح مسلم حديث نمبر (875).

اس طرح كى احاديث سے جس نے نمازيوں كا آپس ميں كلام كرنے اور خاموش نہ رہنے پر استدلال يا ہے اس كا استدلال صحيح نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اور انہوں نے جو اس سے حجت پكڑى ہے: احتمال ہے كہ يہ امام كے ساتھ كلام كرنے والے كے ساتھ خاص ہو، يا پھر جس سے امام كلام كرے؛ كيونكہ اس سے خطبہ سننے ميں كوئى خلل پيدا نہيں ہوتا، اس ليے نبى كريم صلى

اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا تھا:

" کیا تم نے نماز پڑھی ہے ؟ " تو اس شخص نے جواب دیا.

اور دوران خطبہ عثمان رضی اللہ تعالی کے آنے پر عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا.

تو سب احادیث میں جمع اور موافقت کرتے ہوئے اس پرمحمول متعین ہوا، اور کسی غیر کا اس پر قیاس صحیح نہیں، کیونکہ امام کی دوران خطبہ کلام نہیں ہوتی، کسی دوسرے کے خلاف " اھـ

دیکھیں: المغنی (2 / 85).

اور رہا مسئلہ چھینك والے اور سلام کا دوران خطبہ جواب دینا، تو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی " سنن ترمذی " ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث: " جب تو نے اپنے ساتھ کو خاموش ہونے کا کہا ..... "

ذکرکرنے کے بعد کہتے ہیں:

چھینك اور سلام کا جواب دینے میں اختلاف کیا ہے، بعض اہل علم نے خطیب کے دوران خطبہ چھینك والے اور سلام کا جواب دینے کی رخصت دی ہے، امام احمد، اسحاق رحمہما اللہ قول یہی ہے.

اور تابعین وغیرہ میں بعض اہل علم نے اسے ناپسند کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہی ہے. اھـ

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق دوران خطبہ چھینکنے والے اور سلام کا جواب دینا جائز نہیں، ان دونوں سے کلام ہوئی ہے، اور حدیث کے عموم کے مطابق دوران خطبہ کلام ممنوع ہے" اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 242).

اور ایك دوسرے فتوی میں ہے:

" جمعہ کے روز دوران خطبہ آنے والا شخص جب خطبہ سن رہا ہو تو اس کے لیے سلام کی ابتدا کرنی جائز نہیں، اور دوران خطبہ مسجد میں بیٹھے ہوئے افراد کے لیے بھی سلام کا جواب دینا جائز نہیں" اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 243).

اور ايك دوسرے فتوی میں ہے:

جب خطیب جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو تو دوران خطبہ کلام کرنا جائز نہیں، لیکن کسی سبب کی بنا پر اگر کسی شخص سے خطیب مخاطب ہو تو وہ کلام کر سکتا ہے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 244).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" دوران خطبہ سلام کرنا حرام ہے، اس لیے دوران خطبہ مسجد میں آنے والے شخص کے لیے سلام کرنا جائز نہیں ہے، اور سلام کا جواب دینا بھی حرام ہے " اھـ

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (16 / 100).

اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر کوئی قائل یہ کہے: " خاموش رہو" یہ لغوی طور پر تو لغو اور فضول شمار نہیں ہو گا، کیونہ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں شامل ہوتا ہے، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لغو اور ناجائز قرار دیا، یہ اہم کی ترجیح کے لیے ہے، وہ یہ کہ خطبہ کے لیے خاموشی اختیار کی جائے یہ دوران خطبہ امر بالمعروف سے زیادہ اہم ہے.

اور اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر جو چیز بھی امر بالمعروف کے مرتبہ میں ہو اس کا حکم بھی امر بالمعروف والا ہی ہو گا، اور اگر وہ چیز رتبہ میں اس سے کم ہو تو وہ کیسے ؟

اس میں کوئی شك نہیں کہ یہ بالاولی اور زیادہ ممانعت کے لائق ہو گی اور شرعا یہ لغو اور فضول ہے.

دیکھیں: الاجوبۃ النافعۃ صفحہ (45).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

خطبہ جمعہ میں حاضر ہونے والے شخص پر امام کا خطبہ سننا اور خاموش رہنا واجب ہے، اس کے لیے دوران خطبہ کلام کرنا جائز نہیں، لیکن جو شرعی دلیل میں خطیب کے ساتھ کلام کرنا استثنناء ہے یا امام کی کلام کا جواب دینا، یا جس کی ضرورت پیش آجائے، مثلا کسی اندھے کو گرنے سے بچانا وغیرہ.

سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا بھی اسی ممانعت میں شامل ہے، کیونکہ امام کے ساتھ بھی اس کلام کی اجازت ہے جس میں کوئی مصلحت یا ضرورت ہو، اور سلام کرنا اور اس کا جواب دینا اس میں شامل نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" امام کے لیے بغیر کسی مصلحت کے مقتدی سے کلام کرنا جائز نہیں لہذا مصلحت کا نماز وغیرہ جس کے متعلق کلام کرنا بہتر ہو کا ہونا ضروری ہے، لیکن اگر امام بغیر کسی مصلحت کے کلام کرتا ہے تو یہ جائز نہیں.

اور اگر کسی ضرورت اور حاجت کی بنا پر ہو یہ بالاولی جائز ہے، ضرورت میں یہ ہے کہ دوران خطبہ سامع پر کسی جملہ کا معنی مخفی رہ جائے تو وہ سوال کر سکتا ہے، اور یہ بھی ضرورت میں شامل ہے کہ: امام اور خطیب کسی آیت میں غلطی کر رہا ہے جس سے معنی بدل جائے، مثلا آیت کا کچھ حصہ ہی رہ جائے وغیر تو مقتدی اس کی تصحیح کر سکتا ہے.

اور مصلحت حاجت اور ضرورت کے علاوہ ہے، مثلا لاؤڈ سپیکر کی آواز خراب ہو جائے تو امام بول کر سپیکر صحیح کرنے والے کو مخاطب کر سکتا ہے، کہ لاؤڈ سپیکر کو دیکھیں کیا خرابی پیدا ہوئی ہے " اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 140).

واللہ اعلم .